U.0486.

[illegible]

رسالہ حقیقت نما

آپ ہیں رحمت کے دریا ایک قطرہ مجھ کو بھی
میں ہوں عصیاں سر سے پا چشم رحمت سے نظر

مؤلفہ

علامہ جناب مولوی محمد حبیب اللہ صاحب فاضل مؤلف کتب [illegible]

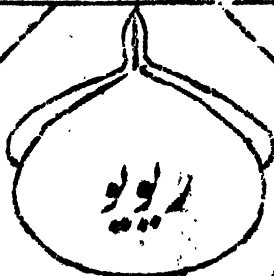
[illegible]

جنکو

جناب مولوی کریم الدین صاحب لائق منتظم صدر محکمہ [illegible] بی۔ اے [illegible]

(مطبع [illegible] دکن)

میں طبع کراکے بخیال ثواب حسبۃً للہ
مفت تقسیم کیں



یہ مفید حسب سابق رسالہ بھی جناب

مولوی محمد عبدالمجید خانصاحب کا مؤلفہ ہے جو صاحب ممدوح کے وسعت معلومات

اور علمی قابلیت اور فطرتی ذکاوت کا پتہ دیتا ہے۔ اور اہل اسلام کیلئے بہت مفید ہے

صاحب موصوف کو پیشہ وکالت میں مصروف ہونے کے سوا تالیف و تصنیف کتب

دینیات و قوانین مال و عدالت میں بھی کافی ملکہ و مہارت ہے

قریب قریب دو سو رسالہ مذہبی مختلف الانواع اور سوا ڈیڑھ سو

کتب قوانین مال و عدالت و عملیات و نظائر و شروح

مولوی صاحب ممدوح کے مؤلفہ و مصنفہ موجود ہیں

جو قابلیت علمی و قانونی کا بیّن ثبوت

ہیں جنکا ریویو بکثرت اردو و [illegible] اخبارات میں

ہوا اور ہوتا رہتا ہے۔ فقط

سید خورشید احمد گیلانی

۲ آبان ۱۳۳۱ف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو عشق کی ... ہے وہی نمازی ہے   یہ بازیٔ طفلاں شیخ بیجا نمازی ہے

یہ ہیچمدان راقم ... خادم خلائق حافظ محمد عبدالمجید عرض کرتا ہے کہ

ہر شخص کو معلوم ہے کہ بندہ کو فضل معبود کی عبادت سے ہوتا ہے جسقدر عبادت

زیادہ کریگا اسیقدر دوست بندوں پر اسکو فضیلت ہوگی پس حق تعالیٰ نے

اپنے رحم وکرم سے امت مرحومہ کو عبادت میں ایک آسان طریقہ نماز کا وہ تعلیم

فرمایا ہے جو تمام خلق کی عبادت کا جامع ہے جسکی تفصیل یہ ہے:-

ملائکہ کرام جو معصوم ہیں اور بڑے عابد انکو طریقہ عبادت یہ ہے کہ بعض قیام [illegible]

کوئی رکوع کوئی سجدہ میں پاک بے نیاز کو یاد کرتا ہے۔ اور طریقہ یاد بھی ان مصنوعات جدا جدا
نعملوں میں۔ کوئی تسبیح کرتا ہے کوئی تہلیل میں مشغول رہتا ہے۔ کوئی خدا پاک کی بڑائی کی تکبیر ادا کرتا ہے
کوئی اس معبود کی حمد کرتا ہے۔ یہی حال اگلے حضرات انبیاء اور انکی امت کی نماز کا تھا
وہ بھی مثل ملائکہ عظام کے ایک رکن خاص میں ایک طریقہ خاص سے اللہ برتر کو یاد کرتے تھے اور
نیز حیوانات و جمادات اور نباتات بموجب آیہ کریمہ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ
اللہ کی تسبیح و تحمید میں مصروف ہیں مگر ایک صورت خاص پر مثلاً پہاڑ ہیں کہ وہ ہمیشہ صورت
قیام میں رہتے ہیں۔ اور درخت ہیں کہ صورت قیام میں تو رہتے ہیں مگر ہوا سے کسی قدر جھک کر
صورت رکوع میں آجاتے ہیں۔ اور جو درخت بیلدار ہوتے ہیں وہ ہمیشہ سجدہ کی حالت میں
رہتے ہیں اور جانور چوپائے ہمیشہ صورت رکوع میں اور بعض جانور جو زمین سے ہر وقت ملحق

رہتے ہیں صورت سجدہ میں رہا کرتے ہیں۔ الغرض جملہ مخلوقات ایک ایک ہیئت خاص پر
اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں۔ اس امت مرحومہ پر جو اللہ جل شانہ نے نماز فرض کی (جو
رکن اول اسلام ہے) اس میں قیام اور رکوع و سجدہ اور قاعدہ سب کو جمع فرما کر انکے ادا
کرنیکا ایک ایک طریقہ تعلیم فرمایا کسی رکن میں تکبیر ہے تو کسی میں تسبیح اور کسی میں تحمید تو
کسی میں تہلیل یا کہ جتنے طریقے عبادت عام مخلوق کے ہیں وہ سب امت مرحومہ کی ایک
عبادت نماز ہی میں جمع ہوگئیں۔ چنانچہ ابتدائے نماز تکبیر تحریمہ سے ہے یعنے
اللہ اکبر کہنا اور ہاتھوں کو کان تک اٹھانا اس رکن میں زبان سے تو
بندہ اللہ کی بڑائی کو ظاہر کرتا ہے اور فعل سے اُسکی وحدانیت کو ثابت
کرتا ہے اسواسطے کہ دونوں ہاتھ اٹھانے سے صورت لا کی پیدا ہوگئی

اور لا کے معنی نہیں۔ پس یہ اشارہ اسطرف ہے کہ ہم سب نیست ہیں۔
ہست وہی ایک معبود ہے جسکی عبادت میں مستعد ہوا ہوں **شعر**

پناہِ بلندی و پستی توئی ۔۔ ہمہ نیستند انچہ ہستی توئی

بعد ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا یہ ہیبت خاص دلالت کرتی ہے کہ اپنے مالک کو
حاضر جانتا ہے اسلیئے باادب صورت بھی ادب کی بناکر کھڑا ہے اور یہی طریقہ نماز کا
حدیث شریف سے ثابت ہے کہ نماز پڑھتے وقت یہ سمجھے کہ مالک حقیقی کو میں
دیکھتا ہوں۔ اگر اتنا شوع نہ ہوسکے تو اس کا وثوق رکھے کہ وہ مجھ کو دیکھتا ہے
پھر قیام میں پڑھتا ہے سبحانک اللھم الخ اس میں اللہ کی پاکی اور حمد و یکتائی
بیان کرتا ہے پھر استغفار پڑھ کے شیطان سے پناہ مانگتا ہے اور پھر قرآت شروع کرتا

اور پیچھے سورۂ فاتحہ میں بعد حمد کے اظہار ملکیت معبود اور اپنے عجز کو پیش کر کے اعانت اوس سے مانگتا ہے پھر
قرأت کے بعد جھک جاتا ہے اظہار عاجزی و سرنگونی کیلئے اور آپ اپنی پستی کی اور ذلت و جہالت کا بیان کرتا ہے
بعد سجدہ میں گر پڑتا ہے اور اس فعل سے بھی نہایت درجہ اپنی عاجزی و بندگی و غلامی کو ثابت کرتا ہے
پھر دوبارہ سجدہ کرتا ہے کہ اپنی عاجزی دکھاتا ہے اسیطرح دوسری رکعت تمام کر کے بیٹھ جاتا ہے
اور نہایت ادب سے اللہ جل شانہ کے حضور میں تحیت پیش کرتا ہے واسطے اتباع سنت نبوی کے علیہ الصلوٰۃ
حصول قرب کے وقت نبی رحمت نے وہ کلمات تحیت عرض کئے تھے اور حدیث شریف سے ثابت ہے کہ
نماز مسلمانوں کی معراج ہے پس جب مثل معراج اللہ جل شانہ نے مرحمت فرمائی تو اتباع سنت نبوی کیلئے بندہ بھی
وہی کلمات تحیت پیش کرتا ہے اور جب بفضل سنت نبوی سے سرفراز ہوتا ہے اسکی برکت سے
پھر مرتبہ پاتا ہے کہ وہ کلمات تحیت جو جناب احدیت نے اپنے حبیب کریم کے جواب میں

فرمایئے مجھے واسطے اتباع سنت النبی کے حضور بارگاہ رسالت میں عرض کرتا ہے پھر درود پڑھتا ہے نبی پاک

واسطے ادائے شکر نعمت کے اس نبی رحمت امت پرور پر جسکے طفیل سے یہ رتبہ پاتا ہے۔ بعد اسکے

سلام کرتا ہے اپنی قوم پر اور اس میں بھی اتباع سنت نبی رحمت ہے کہ ہمارے آقا سرور دوجہاں

نبی رحمت نے بھی لیلۃ المعراج میں اپنی امت پر سلام فرمایا تھا۔

یہ لیلۃ المعراج میں بھی یاد امت کی نہ بھولی   ختم شد امت نوازی تم پہ اے میرے پیمبر

اب یہ سوال ہے کہ نماز کو پڑھا گیا تو تمام مخلوق کی عبادتوں کے کل طریقوں کو ادا کیا اور جو اس سے محروم رہا وہ کل

خیر سے محروم رہا۔ فرمایا رسول اکرم نے کہ مثال نماز کی ایسی ہے جیسے کسی کے دروازہ پہ نہر جاری ہو جس میں

دیکھو جس طرح پانچ بار اس میں نہانے سے نجاست پاک ہو جائے ویسے ہی نمازی جب نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی کرتا ہے

پچھلے گناہ بخش دیتا ہے اور وہ گناہ سے پاک ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہم کو اور سب مسلمانوں کو پابندی نماز کی توفیق عطا فرمائے آمین

خادم ملت
محمد عبدالمجید عفی عنہ